وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ
فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے
پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے
اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے
بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرودشریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مومنین اور مومنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ

اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔ انسان اگر اپنے ربّ کی مان کر زندگی گزارے تو وہ پاک ذاتِ عالی دُنیا وآخرت میں اپنے بندوں کے لئے کامیابیوں کی راہیں کھول دے گا۔ **اللہ پاک فرماتا ہے:**

"اے ابن آدم! میں تم سے محبت کرتا ہوں تجھے میری قسم،
تو بھی مجھ سے محبت کر، میں تمہیں یاد رکھتا ہوں، تو مجھے بھول
جاتا ہے میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں، تو پھر بھی

مجھ سے حیا نہیں کرتا تو مجھے یاد کرتا ہے، میں تجھے یاد کرتا ہوں
تو مجھے بھول جاتا ہے، میں پھر بھی تجھے یاد کرتا ہوں"۔

(بحوالہ عبرت انگیز بیانات)

قارون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت لگائی اور انہوں نے قارون کے لئے بددعا کی، اللہ جل شانہٗ کے حکم سے زمین نے قارون کو پکڑا تو وہ کہنے لگا!

اے موسیٰ! مجھے معاف کردیں، میری توبہ۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اور پکڑو۔

پھر قارون نے کہا! مجھے معاف کردیں، میری توبہ۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! اور پکڑو...... یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا.....

قربان جائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے..... اُس کی محبت کے کیا کہنے.....

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا!

"اے موسیٰ! اُس نے تمہاری اتنی منتیں کیں،
تو نے معاف نہ کیا... مجھے میری عزت کی قسم،
اگر وہ مجھ سے ایک دفعہ بھی معافی مانگتا تو
میں (اللہ جل شانہٗ) اُسے معاف کردیتا"۔

(بحوالہ عبرت انگیز بیانات)

اللہ جل شانہٗ نے حضرت داوٗد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا!

''اے داوٗد! اگر میرے نافرمانوں کو پتہ چل جائے کہ میں
اُن سے کتنی محبت کرتا ہوں تو اِس بات کو سُن کر اُن پر
ایسا وجد طاری ہو کہ اُن کے جوڑ (جسموں سے)
جدا ہو جائیں''۔

اے داوٗد علیہ السلام!

''جب نافرمانوں سے میری ایسی محبت ہے تو..... تُو بتا فرمانبرداروں سے
میری محبت کیسی ہو گی؟''

(بحوالہ: عبرت انگیز بیانات)

الحمدللہ!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں فرمائی، ساری مخلوق کو انسان کے لئے پیدا فرمایا اور انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط

ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ تبارک وتعالیٰ سے کرتے ہیں۔

قربان جائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے
اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت کے کیا کہنے

الحمدللہ!

یہ حقیقت ہے کہ جو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے تعلق جوڑے گا، اللہ پاک اُس کی دُنیا بھی بنا دے گا اور آخرت بھی..... فرعون کی ایک باندی تھی، وہ مسلمان ہوگئی..... اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر ایمان لے آئی..... وہ چپکے چپکے اپنے اسلام کو چھپائے پھرتی تھی..... لیکن ایمان چیز ہی ایسی ہے کہ چھپانے سے چھپتا نہیں..... فرعون کو پتہ چل گیا کہ اُس کی باندی مسلمان ہوگئی ہے..... اُس نے باندی کو بلوایا..... اس کی دو بیٹیاں تھیں..... ایک پاؤں چلتی تھی اور دوسری دودھ پیتی..... فرعون نے ایک بہت بڑی دیگ میں تیل ڈالا..... آگ جلائی، جب تیل کھولنے لگا تو فرعون نے باندی سے کہا!..... اگر مجھے ربّ مانتی ہو تو تیری بیٹیاں تجھے مبارک..... اگر موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ربّ کو ربّ مانتی ہو تو پہلے تیری بیٹیوں کا جلاؤں گا..... پھر تجھے جلاؤں گا..... باندی نے کہا!..... یہ تو میری دو بیٹیاں ہیں اگر اور بھی ہوتی..... میں وہ بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر قربان کر دیتی..... تجھے جو کرنا ہے، کرلے..... فرعون نے اُس کی بڑی بیٹی کو اُٹھا کر اُس کے سامنے کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا..... اللہ تبارک وتعالیٰ کے قربان جائیں، اُس پاک ربّ نے ماں کی آنکھوں سے غیب کا پردہ اُٹھایا..... ماں نے اپنی بچی کی رُوح کو نکلتا دیکھا اور بچی کہہ رہی تھی..... اماں! صبر کرو، جنت میں اکٹھے ہو جائیں..... اماں

صبر کرو، جنت میرے سامنے ہے..... پھر فرعون نے دُودھ پیتی بچی کو پکڑا اور اُسے بھی اُس کی ماں کے سامنے کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا...... اور یہ بچی بھی تڑپ تڑپ کر مرگئی...... پھر فرعون نے اپنی باندی کو بھی پکڑا اور کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا..... تینوں..... یعنی ماں اور بیٹیاں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر قربان ہوگئیں۔

سبحان اللہ

وہ پاک ربّ کیسا زبردست قدردان ہے اور بڑی عظمت والا ہے، اس واقعہ کو دو ہزار سال گزر گئے، اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی، رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ تشریف لائے، جب آپ ﷺ کی سواری معراج پر تشریف لے جارہی تھی تو آپ ﷺ بیت المقدس سے آسمان کی طرف تشریف لے جارہے تھے (بیت المقدس سے مصر قریب ہے) آپ ﷺ کو جنت کی خوشبو آئی، آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جبرائیلؑ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟ تو اُنہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! فرعون کی باندی جہاں دفن کی گئی تھی، وہاں سے خوشبو آرہی ہے۔

الحمدللہ

جس نے اللہ جل شانہٗ سے محبت کی اور اُس کے لئے جان دی، اُس کی قبر سے دو ہزار سال بعد بھی خوشبو آرہی ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاڈلا حبیب

وہاں سے خوشبو سونگھتا ہوا آسمان کی طرف جا رہا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت میں ایک ماں کا جمے رہنا اور حق کی خاطر اپنی بچیوں کو اللہ پاک کے لئے قربان کر دینے کے اس منظر کو فرعون کی زوجہ آسیہ نے بھی دیکھا اور آخر کار وہ بھی مسلمان ہوگئیں..... کس بات نے دِل پر چوٹ لگائی؟..... کوئی ماں اپنے بچوں کی قربانی نہیں دے سکتی،سوائے حق پر.....یقیناً حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین سچا ہے.....

زوجہ فرعون حضرت آسیہؓ کا قبول اسلام

آسیہ..... فرعون کی سب سے زیادہ محبوب ترین بیوی تھی.....جب فرعون کو پتہ چلا کہ آسیہ بھی مسلمان ہوگئی ہے.....اُس نے اُن کو قید میں ڈال دیا.....پھر بھوکا رکھا..... لیکن آسیہ نے ایمان نہ چھوڑا.....پھر اُنہیں کوڑے مارے گئے..... آخر کار سولی پر چڑھانے کا حکم دے دیا.....سولی پر چڑھانے لگے.....ہاتھ پاؤں میں کیل گاڑ دیئے..... جن ہاتھوں نے کبھی تنکا بھی نہ توڑا تھا.....ان میں کیل گڑ گئے.....پھر فرعون نے کہا.....اس کی کھال کھینچ دو..... اس موقع پر حضرت آسیہؓ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی..... ایسی دُعا..... جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش ہلا دیا اور اللہ پاک نے اُس دُعا کو اپنے قرآن پاک میں لکھ دیا..... تا کہ قیامت تک میرے لاڈلے حبیب کی اُمت قرآن پڑھتی رہے.....اور اس اُمت کی عورتیں حضرت آسیہؓ کے قصے کو

یاد کرکے عبرت حاصل کرتی رہیں..... حضرت آسیہؓ سولی پر لٹکی تو اُنہوں نے دُعا کی!

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ

وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

(التحریم:۱۱)

﴿ترجمہ﴾

پروردگار اپنے پڑوس میں جنت میں مجھے گھر دے دے

اور مجھے فرعون اور اُس کے ظلم سے نجات دے دے۔

قربان جائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے..... اللہ پاک نے جنت کے داروغہ رضوان سے فرمایا کہ پردے اُٹھا دو..... اور آسیہ کو اس کا گھر جنت میں دکھا دو..... چنانچہ حضرت آسیہؓ نے سولی پر لٹکے لٹکے جنت میں اپنا گھر دیکھ لیا اور ساتھ ہی اُن کی روح پرواز کر گئی اور یوں دوسری دُعا بھی قبول ہو گئی کہ فرعون کے ظلم سے نجات مل گئی۔

الحمدللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آسیہؓ کو یہ اعزاز بھی بخشا کہ جب ہمارے

آقا، حضور اقدس ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہونے لگا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا!

''خدیجہؓ.... جب تو جنت میں جائے تو

اپنی سوتن کو میرا اسلام کہنا''

اماں جان (میرے ماں باپ آپؓ پر قربان ہوں) نے عرض کیا!

یارسول اللہ! میں تو آپ ﷺ کی پہلی بیوی ہوں،

میری سوتن کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا!

آسیہ.... اُس کا نکاح اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت میں مجھ سے کردیا ہے، انہوں نے دُعا کی تھی اور اپنے ربّ سے اُس کا پڑوس مانگا تھا.....

''اے اللہ! اپنے پڑوس میں گھر عطا فرمادے''۔

(آپ ﷺ کا مقام جنت میں سب سے زیادہ، اللہ جل شانہٗ کے قریب ہے، اُس مقام کا نام ''وسیلہ'' ہے، ہم اذان کے بعد دُعا کرتے ہیں۔ ''اے اس دعوتِ کامل کے ربّ ہمارے (نبی) حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما''۔ وسیلہ جنت کا سب سے عالیشان مکان ہے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے عرش کے ساتھ لگا ہوا ہے اور اللہ پاک کے پڑوس میں ہے، حضرت آسیہؓ کی دُعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور سب سے زیادہ قرب نصیب فرما کر اپنے لاڈلے حبیب،

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی زوجیت کا شرف بخشا)۔

ایمان والے تو سب سے زیادہ محبت اپنے ربّ سے کرنے والے ہیں۔
اگر ہم اللہ جل شانہٗ کو اپنے ساتھ کرلیں گے تو ہماری دُنیا بھی بن گئی اور آخرت بھی..... لیکن اگر اللہ پاک کو ناراض کرلیا تو ساری دُنیا کا مال و متاع اور بادشاہت بھی اُس کی پکڑ سے نہیں بچا سکتی۔

الحمدللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہم سے ایسی محبت کرتا ہے کہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے (عربی زبان میں ستر، کثرت کو ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے)۔
اللہ جل شانہٗ فرما رہا ہے!

"اے آدم کے بیٹو! ، اے آدم کی بیٹیو!.

میں تم سے محبت کرتا ہوں،

تمہیں میرے حق کی قسم،

تم بھی مجھ سے محبت کرو"۔

ہمیں اس بات کی محنت اور کوشش کرنی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو اس پر لگانا ہے کہ ہمارے دِل، اللہ جل شانہٗ کی معرفت کے نور سے منور ہو جائیں..... اپنے دلوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش بنانا ہے، اس

دل میں اللہ جل شانہٗ کی محبت کو اُتارنا ہے، اُس کی ذاتِ عالی سے سب کچھ ہونے کے یقین کو اُتارنا ہے، اللہ پاک کا نام لیتے ہی تن من میں محبت کی آگ لگ جائے، ایمان کی حرارت خون سے زیادہ تیز دوڑے، ایمان خون میں شامل ہو، گوشت میں شامل ہو، بال میں شامل ہو، کھال میں شامل ہو، ہمارا پورا وجود اللہ پاک کی محبت سے سرشار ہو جائے۔

اللہ جل شانہٗ اپنے (گنہگار) بندے کے انتظار میں ہیں:

''اے میرے بندے!

میں (اللہ جل شانہٗ) تو تیرے انتظار میں ہوں

پتہ نہیں تو کب آئے گا؟

کب آئے گا؟

(جیسے کوئی بچہ اپنی ماں سے ناراض ہو کر گھر سے نکل جاتا ہے تو اُس کی ماں کی نظر دروازے پر رہتی ہے، ہر لمحہ اُسے اپنا بیٹا آتا دکھائی دیتا ہے.....اس انتظار کو لامحدود کر دیں.....اللہ پاک اس طرح منتظر ہیں)۔

ہم اپنے ربّ کو اپنا بنا لیں..... کیا ماں محبت کرے گی، جو اللہ جل شانہٗ محبت کرتا ہے..... کیا باپ محبت کرتا ہے، جو اللہ تبارک وتعالیٰ محبت کرتا ہے..... کیا بہن بھائی محبت کریں گے، جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ محبت کرتا ہے۔ وہ پاک ربّ ہے، جسے ایک مرتبہ کہیں.....یا اللہ!.....وہ وحدہٗ لاشریک ربّ

فرماتا ہے **لبیک یا عبدی** (میرے بندے، میں حاضر ہوں)۔

(اے میرے بندے، میں تو انتظار میں تھا، کبھی تو نے مجھے بھی پکارے، تو نے غیروں کو ہی پکارا، مجھے تو تم نے پکارا ہی نہیں اور جب تو کہتا ہے.... یا اللہ! تو عرش تک کے دروازے کھل جاتے ہیں)۔

الحمدللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ عالی، وہ ذات ہے جسے سارا جہان پکارے، پہلے پکاریں، پچھلے پکاریں، انسان پکاریں، جنات پکاریں، زندہ پکاریں، مردہ پکاریں، پانیوں والے پکاریں، خشکی والے پکاریں، چھوٹے پکاریں، بڑے پکاریں، مرد پکاریں، عورتیں پکاریں، ایک میدان میں کھڑے ہو کر پکاریں، اللہ جل جلالہٗ یہ نہیں کہے گا کہ باری باری بولو..... مختلف زبانیں بولنے والے اپنی اپنی زبانوں میں پکاریں، وہ ایسا "**السمیع**" (سننے والا ہے) اور سب کی سننے والا ہے، سب کا بولنا، اللہ جل شانہٗ کو غلطی میں نہیں ڈالے گا، وہ سب کی الگ الگ سنے گا، اُسے باریاں لگانے کی ضرورت نہیں، وہ پاک ربّ ایک کو سنتے ہوئے دوسرے کو بھولتا نہیں ہے، ایک کو دیتے ہوئے دوسرے کہ یہ نہیں کہتا کہ ذرا انتظار کرو کہ خزانہ خالی ہے۔

"اللہ جل شانہٗ بڑے..... اللہ جل شانہٗ کے خزانے بڑے"

ہم نے اپنے دلوں میں اس یقین کو پیدا کرنا ہے کہ ساری کی ساری

کامیابیاں صرف اللہ جل شانہٗ کے پاس ہیں، وہی ساری چیزوں اور حالات کا خالق و مالک ہے، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اُس کے سوا کوئی حقیقی معبو نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ صمد ہے، اُسی سے سب کچھ ہوتا ہے، اُس کے غیر سے کچھ نہیں ہوتا۔ اُسی سے ہمارے سارے کام بنتے ہیں..... اگر ہم اُس (اللہ پاک) سے نہ جڑے تو نہ ہماری دُنیا ہے اور نہ آخرت۔ اللہ جل شانہٗ ساری کائنات کا ''حقیقی بادشاہ'' ہے، وہ رحمٰن ہے، وہ رحیم ہے، وہ کریم ہے، وہ اپنے فرمانبرداروں کو بھی دیتا ہے اور اپنے نافرمانوں کو بھی دیتا ہے، پھر ایک دن حساب کا مقرر کر رکھا ہے جو کہ اُسی کے علم میں ہے، جس دن کھرے کھوٹے کو جدا کرے گا..... پس دُنیا بنانی ہے تو اللہ جل شانہٗ کو ساتھ لینا پڑے گا اور آخرت بنانی ہے تو اللہ جل شانہٗ کو ساتھ لینا پڑے گا..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ساتھ لینے کا آسان اور واحد ذریعہ اُس کے پیارے حبیب، خاتم الانبیاء، حضرت محمد ﷺ کی اتباع ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(آل عمران : ۳۱)

ترجمہ: آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو،
اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا،
اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

الحمدللہ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو پانے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے، وہ راستہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی اتباع ہے، جو آپ ﷺ کی اتباع کرے گا، اللہ کریم اُسے اپنا محبوب بنائے گا۔ حضور اقدس ﷺ کا وظیفہ حیات ''دعوت الی اللہ'' والی محنت تھی، ابھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل یہ مبارک محنت امت مسلمہ کی اولین ذمہ داری ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(سورہ یوسف : ۱۰۸)

ترجمہ: آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میرا طریق یہی ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں،
دلیل پر قائم ہوں، میں (بھی) اور میرے پیرو بھی اور اللہ پاک ہے
اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اللہ ﷻ کا پاک ارشاد ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(حٰم سجدہ : ۳۳)

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

الحمدللہ

اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف اُس کی مخلوق کا بلانا، بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ حق دکھلانا گمراہوں کو ہدایت کا راستہ بتانا، ہمارے آقا، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کا وظیفہ حیات تھا۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل یہی ذمہ داری امت مسلمہ کے ہر مرد اور عورت کو ملی ہے۔ اب ساری امت مسلمہ رحمۃ للعالمین ﷺ والے کام کو اپنا کام بنالے اور اللہ جل شانہٗ کی محبت میں رنگی جائے، اس کے لئے ہر مسلمان (مرد و عورت) امیر و غریب، حاکم و محکوم، بادشاہ و فقیر کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والی محنت کو سیکھنا ہوگا اور اسے اپنی زندگی کا مقصد بنانا ہوگا۔ اس مبارک محنت کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ میں ''امت پنا'' آئے گا اور اُمتِ مسلمہ میں جوڑ پیدا ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ غیر مسلم بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے،

اور اللہ جل شانہٗ خوش ہو کر ہدایت کا فیصلہ فرمائیں گے۔

اللہ جل شانہٗ نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا!

''اے داؤدؑ !لوگوں کے دلوں میں میری محبت بٹھا''۔

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا!

یا اللہ! تیری محبت کیسے بٹھاؤں؟

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا!

(میرے بندوں کو) میری نعمتیں بتا،

میرے احسان بتا،

میری رحمت بتا،

میرا فضل بتا،

میری پکڑ بتا،

لوگ خود ہی مجھ سے محبت کریں گے۔

(بحوالہ:عبرت انگیز بیانات)

اللہ جل شانہٗ کو ہم اپنے ساتھ لے لیں، اللہ جل شانہٗ بڑا رحیم ہے، وہ بڑا کریم ہے، وہ بڑا رحمٰن ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے زیادہ کوئی محبت کرنے والا نہیں، اللہ پاک سے دوستی لگانے کے لئے ہم اپنے ربّ سے مانگنا شروع کردیں،

جواُس کا ہو جاتا ہے، اللہ پاک بھی اُس کے ہو جاتے ہیں۔اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ربّ ساری امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے لاڈلے حبیب ﷺ کی کامل محبت نصیب فرمائے اور ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔

آمین یاربّ العالمین

بوسیلۃ نبیک سیّدالمرسلین وخاتم النبیین ورحمۃللعالمین ﷺ

❁❁❁❁❁

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ